روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 5 ستمبر 2012ء 17 شوال 1433 ہجری 5 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 206

حامل قرآن کا نمونہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر نصائح کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے حامل قرآن! تو (خشیت سے) اپنی آنکھوں سے آنسو بہا جب غافل لوگ ہنس رہے ہوں، تو راتوں کو (عبادت کیلئے) قیام کر جب سونے والے سو رہے ہوں، تو روزہ رکھ جب لوگ کھانے پینے میں مصروف ہوں، تو ایسے ہر شخص سے عفو و درگزر سے کام لے جو تجھ پر ظلم کرے اور تو کینہ و بغض نہ رکھ اور جو جہالت سے پیش آئے تو تُو اس کے ساتھ جہالت کا طریق اختیار نہ کر۔

(فردوس الاخبار الدیلمی جلد5 صفحہ 393 حدیث نمبر 8262)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے۔ اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو، لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا علیٰ کل شیٔ قدیر خدا ہے۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 191)

قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑا ٹکڑا کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے۔ اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 308)

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 345)

جلسہ سالانہ برطانیہ
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
کے خطابات اور خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 46 واں جلسہ سالانہ مورخہ 7، 8 اور 9 ستمبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 7 ستمبر 2012ء

خطبہ جمعہ **05-00 بجے سہ پہر**

افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز **08-30 بجے رات**

ہفتہ 8 ستمبر 2012ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب

04-00 بجے سہ پہر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے روز کا خطاب

08-00 بجے رات

اتوار 9 ستمبر 2012ء

اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

08-00 بجے رات

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

لیکچر سیالکوٹ

یہ لیکچر روحانی خزائن کی جلد 20 میں صفحہ نمبر 203 تا 247 کل 44 صفحات پر مشتمل ہے اور اس لیکچر کے بعد صفحہ نمبر 248 پر ایک فارسی کی نظم موجود ہے۔

حضرت مولا بخش بھٹی نائب محافظ سیالکوٹ نے اس کتاب کو چھاپنے پر اس کے مقدمہ میں لکھا کہ: ''حضور جو مجسم کرم اور رحمت ہیں بتاریخ 27 ماہ اکتوبر 1904ء اپنے اہل وعیال اور اصحاب کو ہمراہ لے کر بذریعہ ریل لاہور کی راہ سے سیالکوٹ تشریف لائے...... فی الواقعہ سیالکوٹ کی جماعت کے لئے یہ بڑا مبارک موقعہ ہے کہ ان میں بیٹھ کر خدا کے مسیح نے یہ لیکچر لکھا اور پڑھایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کو خدا کا مامور اپنے مولد کے برابر پیارا سمجھتا ہے تم کو مبارک ہو کہ خدا کا مسیح تم میں آیا اور اس عظیم الشان جلسہ کی عزت تمہیں حاصل ہوئی۔ اے زمین تیرے لئے مبارکی ہو اور خوش ہو اور شادمانی کے گیت گا کہ تجھ میں مہدی آیا''۔

حضرت مسیح موعود کا یہ لیکچر 2 نومبر 1904ء کو ایک عظیم الشان جلسہ کے سامنے پڑھا گیا اور یہ لیکچر ''(دین حق)'' کے نام سے موسوم ہے جبکہ اسے ''لیکچر سیالکوٹ'' کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

جیسا کہ اس لیکچر کے نام سے ظاہر ہے اس لیکچر میں حضرت اقدس نے دین حق کی حقانیت ظاہر کی ہے اور دوسرے مذاہب کو ان باغات سے تشبیہ دی ہے جن کا کوئی باغبان نہ رہا ہو۔

آپ فرماتے ہیں:

(1) ''دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ بجز (دین حق) ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتدا سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ (دین حق) کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے۔ اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے دین حق کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا'' اور اس طرح چودھویں صدی پر بھی دین حق کی تجدید کے لئے ایک مجدد کو مبعوث کیا۔

(2) عیسائی مذہب کے بارے میں فرمایا: ''عیسائی مذہب میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوئی کہ اگر حضرت مسیح خود بھی دوبارہ تشریف لے آویں تو وہ اس مذہب کو شناخت نہ کر سکیں۔ نہایت حیرت کا مقام ہے کہ جن لوگوں کو توریت کی پابندی کی سخت تاکید تھی انہوں نے یکلخت توریت کے احکام کو چھوڑ دیا''۔

(3) آپ نے رسول اکرمؐ اور دین حق کی فضیلت کے دلائل پیش کئے اور فرمایا: ''اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے تأخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم ہوگئے اور چونکہ آپؐ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپؐ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں''۔

نیز سورۃ عصر کے اعداد کے مطابق حضرت آدم کے اس سلسلہ کی عمر سات ہزار سال ہے اور حضرت مسیح موعود چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوا۔ فرمایا: ''یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا''۔

(4) پیشگوئیوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یاجوج ماجوج (جن کو آپ نے آگ سے کام لینے والی قومیں قرار دیا ہے) خروج کریں گے اور مختلف معدنیات کی کانیں نکلیں گی اور کسوف وخسوف لگے گا، اور طاعون پھیلے گی اور اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔

(5) مشابہت سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کا ذکر۔ جیسے سلسلہ موسوی میں خلفاء آئے اسی طرح قرآن نے بھی خلافت کا وعدہ کیا ہے۔

(6) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''اس واقعہ پر مرہم عیسیٰ کا نسخہ ایک عجیب شہادت ہے جو صدہا سال سے عبرانیوں اور رومیوں اور یونانیوں اور اہل اسلام کی قرابادینوں میں مندرج ہوتا چلا آیا ہے جس کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے واسطے یہ نسخہ بنایا گیا تھا''۔

(7) ''ہر ایک جو کہتا ہے کہ مجھے مسیح موعود کی پرواہ نہیں ہے اس کو ایمان کی پرواہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ حقیقی ایمان اور نجات اور سچی پاکیزگی سے لاپرواہ ہیں''۔

(8) معرفت فضل سے پیدا ہوتی ہے اور فضل کو دعا سے حرکت ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ ...... غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے''۔

(9) ''آخیر پر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض (-) کی اصلاح کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ (-) اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے (-) اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ ...... یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین وآسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور (-) اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے''۔

اور آپ نے آریہ سماج کے عقیدہ تناسخ کا خدا کی صفات سے رد فرمایا اور آریہ کے عقیدہ نیوگ کی مذمت فرمائی۔

(10) انبیاء کی شفاعت کا ذکر

(11) آخر میں آپ نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کچھ بیان کر کے اس تقریر کو ختم کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔ (اول) عقل (دوئم) پہلے نبیوں کی پیشگوئی۔ (سوئم) نصرت الٰہی اور تائید آسمانی اور آپ نے ثابت کیا کہ یہ تینوں علامتیں آپ کی تصدیق کے لئے جمع کر دی گئی ہیں۔

مکرم نصر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ

بینن میں بیت الذکر کا افتتاح

Sossou-gadjonhoue گاؤں ڈیپارٹمنٹ کوفو (Couffou) کی Commune Lalo کا ایک چھوٹا سا گاؤں 400 سے زائد افراد کی آبادی پر مشتمل ہے۔ جولالو سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں احمدیت 2008ء میں آئی ہے اور پھر مسلسل جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق بڑھتا گیا۔ اس سے قبل یہ لوگ مشرک تھے اور اب اللہ کے فضل سے اس گاؤں کے احمدی خدام اور ناصرات قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں اور قرآن کی روشنی سے فیض پا رہے ہیں۔

بیت الذکر کی تعمیر

بیت الذکر کی تعمیر کیلئے پلاٹ گاؤں والوں کی طرف سے بطور تحفہ دیا گیا۔ پلاٹ کے کاغذ مکمل ہونے کے بعد 20/مارچ 2012ء کو بیت الذکر کا سنگ بنیاد خاکسار نصر احمد مبشر سنٹرل مشنری نے رکھا اور بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ یہ بیت الذکر 7 میٹر چوڑی اور 10 میٹر لمبی ہے جس میں 80 سے 100 نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ بیت الذکر کی تعمیر میں ایک ماہ کا عرصہ لگا۔

بیت الذکر کا افتتاح

بیت الذکر کے افتتاح کیلئے 27 مئی 2012ء کا دن مقرر کیا گیا تھا چنانچہ امیر صاحب بینن محترم رانا فاروق احمد صاحب اپنے وفد کے ساتھ تشریف لائے اور افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ جماعت کے سیکرٹری جنرل نے بیت الذکر مکمل ہونے پر جماعت کے تاثرات بیان کئے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب اپنی تقریر میں، بیوت الذکر کی تعمیر کے مقصد اور غرض وغایت کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔

پھر محترم امیر صاحب نے فیتہ کاٹ کر (بیت الذکر) کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد پروگرام پر تشریف لائے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا اور پھر ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اس پروگرام میں شاملین کی تعداد 340 افراد تھی۔

(الفضل 29 جون 2012ء)

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی

رفیق حضرت مسیح موعود

قسط اول

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اپنے مامورین کی صداقت کے نشانوں میں ایک نشان اُن کے دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو بھی رکھا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

’’پس میں اس (دعویٰ) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔‘‘ (سورۃ یونس آیت 17)

اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور امام مہدی کے رنگ میں مبعوث کرکے دنیا کی اصلاح و ہدایت کے لیے بھیجا تو حضرت مسیح موعود نے اسی آیت کی روشنی میں لوگوں کو دعوت حق دیتے ہوئے فرمایا:

’’اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کر دیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کرکے تمھیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے اور تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اُس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 64)

حضرت اقدس کے دعویٰ بیعت کے بعد جن لوگوں کو ایمان لانے کی توفیق ملی ان میں ایک طبقہ وہ تھا جو آپ کی ابتدائی زندگی کی نیک عادات و خصائل کا گواہ ہونے کی وجہ سے آپ پر ایمان لے آیا، اسی طبقہ کے ایک مخلص رکن حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب ولد میر فیض صاحب تھے جنہیں خود حضرت اقدس نے گواہ ٹھہرایا ہے چنانچہ حضور اقدس اپنی کتاب ’’لیکچر سیالکوٹ‘‘ میں فرماتے ہیں:

’’میں اپنے اوائل زمانہ کی عمر میں سے ایک حصہ اس میں (سیالکوٹ میں۔ ناقل) گزار چکا ہوں اور شہر کی گلیوں میں بہت سا پھر چکا ہوں۔ میرے اس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اُس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے، وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا...‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 243)

حضرت اقدس مسیح موعود اپنی ابتدائی عمر میں جب والد محترم کے اصرار پر ملازمت کے سلسلے میں سیالکوٹ میں مقیم ہوئے تو حضور آپ کے مطب کی متّصل بیٹھک میں ہی فروکش ہوئے جہاں حضور کی عملی زندگی کو بچشم خود مشاہدہ کیا اور یہی مشاہدہ آپ کی قبول احمدیت کا باعث بنا۔ یہ تقریباً 1864ء کی بات ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کا تعارف و تعلق ہوا، اس زمانے میں آپ کو حضور سے قانونچہ اور موجز کا بھی کچھ حصہ پڑھنے کی سعادت ملی۔

(تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 86)

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:

’’حکیم حسام الدین صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود کو اس وقت سے واقفیت تھی جب کہ آپ اپنے والد کے بار بار کے تقاضے سے تنگ آکر ملازمت کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے اور وہاں کچہری کی چھوٹی سی ملازمت پر کئی سال تک رہے۔ ان ہی ایام میں حکیم حسام الدین صاحب سے تعلقات ہوئے اور آخر وقت تک تعلقات قائم رہے۔ یہ تعلقات صرف ان ہی کے ساتھ نہ رہے بلکہ ان کے خاندان کے ساتھ بھی رہے...‘‘

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 326,327)

آپ نے حضور کو عین عنفوان شباب میں دیکھا تھا اور حضور کی متقیانہ زندگی کا آپ پر خاص اثر تھا، حضور کی نیم شبی دعاؤں اور قرآن مجید کے ساتھ عشق و محبت کے نظارے آپ کے دل کو تسخیر کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دعویٰ ماموریت کا اعلان سنتے ہی حضور کے غلاموں میں شامل ہوگئے۔ حضرت بابو برکت علی صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات بیان کرتے ہیں:

’’..... میں نے حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹ سے دریافت کیا کہ آپ باوجود اتنے مغلوب الغضب ہونے کے جبکہ آپ کی یہ حالت ہے کہ آپ کسی کی بات بھی نہیں سن سکتے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کو کیسے مان لیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے بات تو معقول کی ہے، میں تو کبھی بھی نہ مانتا اگر میں ان کے چال چلن سے پوری طرح واقف نہ ہوتا کیونکہ جبکہ حضرت مرزا صاحب سیالکوٹ میں ملازم تھے اور اس وقت آپ عالم شباب میں تھے تو میں نے اُس وقت آپ کو دیکھا کہ آپ سوائے کچہری کے اوقات کے ہر وقت عبادت میں رہتے تھے اور کوئی ایک آیت قرآن مجید کی سامنے لٹکا لیتے تھے۔ میں اکثر آپ کے پاس آیا جایا کرتا تھا، جب آتا تو کوئی نہ کوئی آیت سامنے لکھ کر لٹکائی ہوتی تھی۔ آخر میں نے ایک دن دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں مختلف اوقات میں مختلف آیات کو لٹکی ہوئی دیکھتا ہوں، ایک وقت میں ایک آیت ہے اور دوسرے وقت میں اس کی جگہ دوسری! یہ کیا تماشا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ تجھے اس سے کیا!.... آخر میں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ (-) اور آنحضرت ﷺ پر دس ہزار اعتراض ہوا ہے۔ تو میں نے کہا کہ کیا ہوا، آپ کو اس سے کیا غرض؟ اگر دشمنان (-) نے اعتراض کئے ہیں تو وہ مولوی جانیں، آپ کو اس سے کیا غرض؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں تو برداشت نہیں کر سکتا۔ تو میں نے کہا پھر آپ کیا کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں وہ آیات جن پر مخالفین نے اعتراضات کیے ہیں اُن میں سے ایک ایک آیت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں، جب تک اس کا جواب نہیں ملتا تب تک اسے نہیں چھوڑتا، جب اُس کا جواب مل جاتا ہے تو دوسری آیت لٹکا دیتا ہوں۔ پس جتنا عرصہ وہ سیالکوٹ میں رہے ہیں اسی طرح کرتے رہے۔ پھر جب آپ سیالکوٹ سے چلے گئے اور دعویٰ کیا تو اس وقت میں نے آپ کو مان لیا اس لیے کہ آپ کی جوانی کی زندگی بالکل پاک تھی اور قرآن مجید خدا سے سیکھا تھا۔‘‘

(الحکم 28 جولائی 1938ء صفحہ 3 کالم 1,2)

بیعت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں:

’’میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی تو ابتداء دعوے میسحیت سے ہی بیعت میں داخل ہوگئے تھے مگر ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب جو بڑے طنطنہ کے آدمی تھے، وہ اعتقاد تو عمدہ رکھتے تھے مگر بیعت میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے وہ بڑے تھے اور سیالکوٹ کے زمانہ کے دوست بھی تھے۔ میر حامد شاہ صاحب ہمیشہ ان کو بیعت کے لئے کہتے رہتے تھے مگر وہ ٹال دیتے تھے، ان کو اپنی بڑائی کا بہت خیال تھا۔ ایک دفعہ شاہ صاحب ان کو قادیان لے آئے اور سب دوستوں نے ان پر زور دیا کہ جب آپ سب کچھ مانتے ہیں تو پھر بیعت بھی کیجیے۔ خیر انہوں نے مان لیا مگر یہ کہا کہ مَیں اپنی وضع کا آدمی ہوں، لوگوں کے سامنے بیعت نہ کروں گا، مجھ سے خفیہ بیعت لے لیں۔ میر حامد شاہ صاحب نے اسے ہی غنیمت سمجھا۔ حضرت صاحب سے ذکر کیا تو آپ نے منظور فرما لیا اور علیحدگی میں حکیم صاحب مرحوم کی بیعت لے لی۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 773 روایت نمبر 873)

حضور کے سفر سیالکوٹ 1892ء کی میزبانی

فروری 1892ء میں جب حضرت مسیح موعود سفر سیالکوٹ پر تشریف لے گئے تو حضرت میر حسام الدین صاحب کے گھر ہی فروکش ہوئے، اس طرح آپ کو حضور کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ اس موقع پر دیگر احباب کے علاوہ حضرت میر صاحب کے خاندان کی خواتین کو بھی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی، ان بیعتوں کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں 7 فروری 1892ء کے تحت موجود ہے۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 358)

کتب حضرت اقدس میں ذکر

حضرت اقدس کی کتاب ’’لیکچر سیالکوٹ‘‘ میں آپ کا ذکر اوپر بیان ہو چکا ہے۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب ’’نزول المسیح‘‘ میں اپنی صداقت کے طور پر اپنی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا ہے جہاں پیشگوئی نمبر 60 بابت مقدمہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میں اور پیشگوئی نمبر 121 بابت مولوی عبداللہ غزنوی صاحب کے گواہوں میں حضرت حکیم حسام الدین صاحب کا نام بھی درج فرمایا ہے۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 575,616)

اسی طرح حضور کی عربی تصنیف ’’حمامۃ البشریٰ‘‘ میں حضور نے اپنے ایک مخلص عربی مرید حضرت محمد بن احمد المکی صاحب کے خط کا ذکر فرمایا ہے جس میں انہوں نے حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے نام بھی سلام بھجوایا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 174)

پھر حضور نے اپنی کتاب ’’کتاب البریہ‘‘ میں گورنمنٹ کے نام اپنی پُر امن جماعت کے بعض معززین کی فہرست درج فرمائی ہے جس میں 162 نمبر پر ’’حکیم سید حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ‘‘ آپ کا نام شامل فرمایا ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 354)

قادیان میں خدمات کی توفیق

حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب جب قادیان حاضر ہوتے تو یہاں بھی دیار مسیح میں خدمات بجا لاتے، حضور آپ کو بھی مشوروں میں

شامل کرتے۔ آپ کو تعمیرات کا ذوق تھا، منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام جب شروع ہوا تو حضور نے آپ کو سیالکوٹ سے بلوایا اور آپ کو ہی اس کا اہتمام دیا گیا اور آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت سید محمد رشید صاحب کو اس کام پر مامور کیا۔

(انوارالعلوم جلد 5 صفحہ 22)

حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں:

''ایک دن حضرت مسیح موعود نے لوگوں کو جمع کر کے مینارہ کے متعلق مشورہ کیا کہ اس کے بننے کے لئے تجویز کی جائے اور اندازہ کیا جائے کہ کتنا روپیہ لگے گا، اس کے متعلق تجاویز ہوں۔ سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے والد صاحب (مراد حضرت میر حسام الدین صاحب۔ ناقل) نے تقریر کی اور کہا اگر یہ بنوانا ہے تو اس پر دس ہزار روپیہ لگے گا اور اس سے کم میں یہ تیار نہیں ہوسکتا۔ حضور نے فرمایا کہ اتنا روپیہ بہت ہے، اتنا روپیہ یہ غریب جماعت کہاں سے لاوے گی، کچھ کم تخمینہ کرو۔ الحمد للہ کہ آج اسی غریب جماعت نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی دو عمارتیں تیار کروائیں۔''

(سیرت احمد از حضرت قدرت اللہ سنوری صاحب صفحہ 118)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ مہمانوں کے لئے دوستوں سے پوچھ پوچھ کر عمدہ عمدہ کھانے پکواتے تھے کہ کوئی عمدہ کھانا بتاؤ جو دوستوں کے لیے پکوایا جائے۔ حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی، میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے والد تھے۔ ضعیف العمر آدمی تھے، اُن کو بلایا اور فرمایا کہ میر صاحب کوئی عمدہ کھانا بتلایئے جو مہمانوں کے لئے پکوایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ میں شب دیگ بہت عمدہ پکوانی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا! اور ایک مٹھی روپوں کی نکال کر ان کے آگے رکھ دی، انہوں نے بقدر ضرورت روپے اُٹھا لئے اور آخر انہوں نے بہت سے شلجم منگوائے اور چالیس پچاس کے قریب کھونٹیاں لکڑی کی بنوائیں، شلجم چھلوا کر کھونٹیوں سے کوچے لگوانے شروع کئے اور ان میں مصالحہ اور زعفران وغیرہ ایسی چیزیں بھروائیں، پھر وہ دیگ پکوائی جو واقعہ میں بہت لذیذ تھی اور حضرت صاحب نے بھی بہت تعریف فرمائی اور مہمانوں کو کھلائی گئی۔

(سیرت المہدی جلد دوم حصہ چہارم صفحہ 98 روایت نمبر 1125)

رونے والے منوا لیتے ہیں

حضرت مسیح موعود پرانے تعلقات کی وجہ سے آپ کو نہایت محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور آپ کی دلجوئی فرماتے۔ حضرت مسیح موعود کے ایک سفر سیالکوٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود ایک دفعہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اتفاق سے جماعت نے آپ کے قیام کے لئے جو بالاخانہ تجویز کیا وہ بغیر منڈیر کے تھا، آپ کو چونکہ اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس مکان کی چھت پر منڈیر نہیں اس لئے آپ مکان میں تشریف لے گئے مگر جونہی آپ کو معلوم ہوا کہ اس کی منڈیر نہیں، آپ نے فرمایا کہ منڈیر کے بغیر مکان کی چھت پر رہنا جائز نہیں اس لئے ہم اس مکان میں نہیں رہ سکتے۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا ابھی سید حامد شاہ صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم کل واپس جائیں گے کیونکہ ایسے مکان میں رہنا شریعت کے خلاف ہے۔ وہ بڑے مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے انہوں نے جب یہ سنا تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مگر کہا کہ بہت اچھا، حضرت صاحب سے عرض کر دیجئے کہ ہم انتظام کر دیتے ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو معلوم ہوا تو ایک کے بعد دوسرے دوست نے آنا شروع کر دیا اور انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب سے عرض کیا جائے کہ وہ ہماری اس غلطی کو معاف فرما دیں، ہم ابھی آپ کے لیے کسی اور مکان کا انتظام کر دیتے ہیں، وہ خدا کے لئے سیالکوٹ سے نہ جائیں۔ مگر شاہ صاحب نے فرمایا میں اس بات کو پیش کرنا ادب کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جب حضرت صاحب نے فرما دیا ہے کہ اب ہم واپس جائیں گے تو ہمیں حضور کی واپسی کا انتظام کرنا چاہیے۔ اتنے میں ان کے والد میر حسام الدین صاحب مرحوم کو اس بات کا پتہ لگ گیا، وہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بہت بے تکلفی کے ساتھ گفتگو فرما لیا کرتے تھے اور تھے بھی حضور کے پرانے دوستوں میں سے۔ سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود کا جو زمانۂ ملازمت گزرا ہے اُس میں میر صاحب کے حضرت مسیح موعود کے ساتھ دوستانہ تعلقات رہ چکے تھے اِس لئے وہ بے تکلفی سے گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ وہ یہ سنتے ہی مکان پر تشریف لائے اور بڑے زور سے کہا بلاؤ مرزا صاحب کو، مجھے جہاں تک یاد ہے انہوں نے حضرت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ میرا چونکہ اُن سے کوئی تعارف نہیں تھا اس لیے میں تو نہ سمجھ سکا کہ یہ کون دوست ہیں مگر کسی اور شخص نے مجھے بتایا کہ یہ میر حامد شاہ صاحب کے والد ہیں۔ خیر میں گیا اور حضرت مسیح موعود سے میں نے کہا کہ ایک بُڈھا سا آدمی باہر کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بلاؤ مرزا صاحب کو، نام حسام الدین ہے۔ حضرت مسیح موعود یہ سنتے ہی اسی وقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور سیڑھیوں سے نیچے اُترنا شروع کر دیا۔ ابھی آپ آخری سیڑھی پر نہیں پہنچے تھے کہ میر حسام الدین صاحب نے رو کر اور بڑے زور سے چیخ مار کر کہا کہ اس بڈھے وارے مینوں ذلیل کرنا ہے، ساڈا تے نک وڈیا جائے گا۔ یعنی کیا اس بڑھاپے میں آپ مجھے لوگوں میں رُسوا کرنا چاہتے ہیں میری تو ناک کٹ جائے گی اگر آپ واپس چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود پر اس کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ آپ نے فرمایا سید صاحب! ہم بالکل نہیں جاتے، آپ بےفکر رہیں۔ چنانچہ فوراً جماعت نے کیلے گاڑ کر قناتیں لگا دیں اور شریعت کا منشا بھی پورا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود کو جو شکایت تھی وہ دور ہو گئی۔ تو جن لوگوں کو رونا اور شور مچانا آتا ہے وہ دوسروں سے اپنی بات منوا لیا کرتے ہیں۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 صفحہ 554)

(نوٹ: سیالکوٹ کے اسی واقعہ کا ذکر حضرت مصلح موعود نے حضرت میر حامد شاہ صاحب کے بیٹے مکرم عبدالجلیل شاہ صاحب کے نکاح کے خطبہ میں بیان فرمایا ہے۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 327۔ خطبہ نمبر 88)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب آپ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

''حضرت اقدس بھی حکیم صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے، حکیم صاحب مرحوم تیز طبیعت واقع ہوئے تھے لیکن حضرت اقدس کے سامنے وہ بہت مؤدب اور محتاط ہوتے تھے۔ حضور کو حکیم صاحب کی دلجوئی اور خاطرداری ہمیشہ ملحوظ رہتی تھی ......غرض حضرت اقدس کے ساتھ حکیم صاحب کا اخلاص و محبت قابل رشک تھی اور حضور بھی ان کا احترام کرتے تھے۔''

(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ 112 مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب)

مالی قربانیاں

مارچ 1901ء میں دجالی فتنہ کے جواب کے لیے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء ہوا، ایک مستقل فنڈ کی بنیاد رکھی گئی اس فنڈ کی تحریک پر بہت سے احباب نے حصص کے مطابق انجمن کا سرمایہ بہم پہنچانے کا وعدہ کیا، ایسے جاں نثار احباب میں آپ کا نام بھی درج ہے:

میر حسام الدین صاحب و میر حامد 10

(الحکم 17 اپریل 1901ء صفحہ 9 کالم 3)

اسی طرح کتاب تحفہ قیصریہ کے آخر میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی 1897ء کے شرکاء اور ان احباب کے نام درج ہیں جنہوں نے چندہ دیا آپ اس جلسے میں شامل تو نہ ہو سکے لیکن ایک روپیہ چندہ بھجوایا، آپ کا نام اس فہرست میں 269 نمبر پر ''سید حکیم حسام الدین صاحب رئیس سیالکوٹ'' درج ہے۔

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 311)

آپ کے داماد کی وفات پر حضور کا تعزیتی خط

ستمبر 1898ء میں آپ کے داماد حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کی وفات ہوئی، حضرت اقدس نے قادیان میں نماز جنازہ غائب پڑھائی اور آپ کے نام درج ذیل تعزیتی مکتوب تحریر فرمایا:

محبی مکرمی اخویم حکیم سید حسام الدین صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اس وقت یک دفعہ دردناک مصیبت واقعہ وفات اخویم سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی خبر سن کر وہ صدمہ دل پر ہے جو تحریر اور تقریر سے باہر ہے، طبیعت اس غم سے بے قرار ہوئی جاتی ہے،......

سید خصیلت علی شاہ صاحب کو جس قدر خدا تعالیٰ نے اخلاص بخشا تھا اور جس قدر انہوں نے ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کی تھی اور جیسے انہوں نے اپنی سعادت مندی اور نیک چلنی اور صدق و محبت کا عمدہ نمونہ دکھایا تھا، یہ باتیں عمر بھر کبھی بھولنے کی نہیں۔ ہمیں کیا خبر تھی اب دوسرے سال پر ملاقات نہیں ہوگی۔ دنیا کی اس ناپائیداری کو دیکھ کر کئی بادشاہ بھی اپنے تختوں سے الگ ہو گئے، آپ کے دل پر بھی جس قدر ہجوم غم کا ہوگا اُس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اس ناگہانی واقعہ کا غم درحقیقت ایک جانکاہ امر ہے لیکن چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس لئے ایسی بھاری مصیبت پر جس قدر صبر کیا جائے اسی قدر امید ثواب ہے لہٰذا امید رکھتا ہوں کہ آپ مرضی مولا پر راضی ہو کر صبر فرماویں گے اور مردانہ ہمت اور استقامت سے متعلقین کو تسلی دیں گے۔ میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ بعض خدا کے بندے جب دنیا سے انقطاع کر کے خدا تعالیٰ سے ملیں گے تو اُن کے اعمال نامہ میں مصیبتوں کے وقت صبر کرنا بھی ایک بڑا عمل پایا جائے گا تو اسی عمل کے لئے بخشے جائیں گے۔

بخدمت محبی اخویم سید حامد شاہ صاحب السلام علیکم و مضمون واحد۔

خاکسار

غلام احمد از قادیان

(مکتوبات احمد جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ 113,114 مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب)

مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب

میرے والد محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

(سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

آپ علم دوست، ہمدرد اور دینی خدمات کو ترجیح دینے والے تھے

فطرت کتنی مستقل مزاج ہے۔ آفتاب کی اولین کرنیں کوہساروں اور پیڑوں کی چوٹیوں کو چومتی ہیں جب صبح سانس لیتی ہے۔ درودیوار اور کھیتوں کھلیانوں پر دھوپ کی چاندی بکھرتی ہے۔ پھر نیلگوں پانیوں میں ڈوبتے سورج کی جھلملاتی کرنوں کے ساتھ روشنی پیٹھ پھیر لیتی ہے۔ اس گردش لیل ونہار میں انسانی زندگی اسی قدر تنوع سے جلوہ افروز ہے۔ ایک طرف ضرورتوں، تمناؤں اور تقاضوں کے وہ قافلۂ ہائے رنگ و بو جو مادیت اور خسارے کی راہوں پہ رواں دواں ہیں، دوسری طرف وہ خوش قسمت جو لغویات سے اعراض کرتے ہیں جنہوں نے زندگی کے مقصد کو پایا۔ عزت وعظمت کے حقیقی معیار کو پہچانا۔ وہ اپنا سکون اللہ کے ذکر سے کشید کرتے ہیں جو دھڑکنوں کو سیراب کرتا ہے۔ وہ کوشش کرتے ہیں ہر ابھرتے اور ڈوبتے سورج کی کرنیں گواہی دیں کہ انہوں نے اپنے شب و روز تقویٰ سے بسر کئے۔ یہی مسلسل مجاہدہ کرنے والے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ اپنے رستوں کی توفیق بخشتا ہے۔

آج سے تقریباً ایک صدی قبل دہلی کے شائستہ تمدنی دور میں ایک خالصتاً دینی اور علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔ دوران تعلیم نیک فطرت اساتذہ سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ علوم ظاہر و باطنی سے پُر حضرت مصلح موعود کی روحانی قیادت میں واقفِ زندگی کی حیثیت سے نئی درویشانہ زندگی کا آغاز کیا۔ اُن ابتدائی رفقاء حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں قادیان کے روحانی ماحول سے متمتع ہوئے جو بارانِ رحمت پر پیاسی زمین سے اٹھنے والی خوشبو کی مانند سادہ، اصلی اور بیساختہ تھے۔ روحانی خزائن سے اکتسابِ فیض اور پھر تمام خلفائے سلسلہ کے براہِ راست زیرنگرانی کام کی توفیق ملی۔ شخصیت سازی کے مہیا ان تمام مثالی اسباب کے ساتھ میرے والد کو جیسا ہونا چاہئے تھا وہ ویسے ہی تھے۔

آپ کے پڑدادا حضرت حافظ وزیر محمد صاحب (1815-1877ء) خدا سے لو لگانے والے عبادت گزار بندے تھے۔ سلسلۂ چشتیہ کے خلفاء میں سے تھے۔ جامع مسجد دہلی کے حجرے میں رہتے۔ آپ کے مریدین کی کثیر تعداد تھی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے ملحقہ حصہ میں آپ کا مزار ہے۔ ہر سال 12 رجب کو دہلی اور پاکپتن میں آپ کا عرس ہوتا ہے۔ 2006ء میں مجھے بڑے بھائی عرفان احمد خان جرمنی اور اپنی فیملی سمیت والد صاحب کی معیت میں جو کہ عرصہ 60 سال بعد دہلی گئے اُن کے مزار پہ دعا کی توفیق ملی۔

دادا مولوی محمود حسن صاحب

آپ کے دادا مولوی محمود حسن صاحب (1852-1917ء) نے 1891ء میں لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی توفیق پائی۔ حضور نے کتاب ازالہ اوہام میں آپ کا نام 301 نمبر پر درج فرمایا ہے۔

مدرس ہونے کی وجہ سے آپ گرمیوں کی چھٹیاں قادیان میں گزارتے۔ بارہا آپ کو گول کمرے میں حضرت مسیح موعود کے دیگر رفقاء کے ہمراہ ایک دسترخوان پر کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مصلح موعود، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اپنے بچپن کے زمانہ میں آپ سے بہت مانوس ہوگئے تھے۔ حضرت مصلح موعود آپ کے کندھے پر سوار ہوتے اور آپ انہیں بہشتی مقبرہ سے ملحق آموں کے باغ میں لے جا کر تاریخی کہانیاں سناتے۔ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کو ایک علمی کتاب حضرت پیر سراج الحق نعمانی اور حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی کے ساتھ مل کر حضور کو پڑھ کر سنانے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک بار قادیان میں قیام کے دوران آپ کا پیٹ شدید خراب ہوگیا۔ آپ اس بات سے سخت پریشان تھے کہ میں دوا دارو کا تو انتظام کرلوں گا لیکن پرہیزی کھانا کہاں سے حاصل کروں گا۔ لیکن آپ نے اس کا اظہار کسی سے نہ کیا۔ شام کو ایک خادم آیا اور اس نے پوچھا مولوی محمود حسن خان صاحب کون ہیں اور کہا کہ حضرت مسیح موعود نے آپ کے لئے کھانا بھجوایا ہے۔ ایک کشتی میں سادے چاول اور دودھ کا پیالہ رکھا ہوا تھا۔ تین دن تک دونوں وقت حضور اقدس اپنے گھر سے پرہیزی کھانا بھجواتے رہے۔

والد محمد حسن آسان صاحب

آپ کے بیٹے محمد حسن آسان (1889-1955ء) کو خطبہ الہامیہ 1900ء میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ایک کہنہ مشق مقرر و مناظر تھے۔ جماعت کی دینی مہمات میں جہاد بالقلم اور جہاد باللسان سے خوب خوب خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی دعوت الی اللہ کی تفاصیل والد صاحب کی کتاب ''نئی زندگی'' میں مرقوم ہیں۔

1944ء میں آپ نے اپنے 5 بیٹے جو اس وقت اپنی تعلیم مکمل کرچکے تھے، حضرت مصلح موعود کی خدمت میں وقف کے لئے پیش کئے۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کی وفات پر خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر کیا اور تحسین و آفرین سے نوازا۔ والد صاحب نے اپنے ان بزرگوں کے تفصیلی حالات اپنی کتاب ''نئی زندگی'' میں بیان کئے ہیں۔

والد مرحوم 1919ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ 1940ء میں بی اے کرنے کے بعد چھ سال اکاؤنٹنٹ جنرل اکاؤنٹس کے دفتر میں سرکاری ملازمت کی۔ ملازمت کے سلسلہ میں مقابلہ کے امتحان میں کامیابی کے لیے آپ کے والد ایک دن نماز تہجد میں سجدے میں گڑگڑا کر دعا کررہے تھے کہ آواز آئی ''نہیں اس سے بہت بڑھ کر'' آپ کے والد اکثر کہا کرتے کہ نہ معلوم آنے والے وقت میں تُو کیا بنے گا۔

1946ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بطور واقفِ زندگی حاضر ہوکر اور سلطان القلم کی علمی وفکری رزم گاہ میں بطور سپاہی قدم رکھنے سے لے کر وفات سے کچھ ماہ قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا نماز جمعہ کے بعد صف میں آپ کے پاس آکر آپ کی خیریت دریافت کرنے تک کا سفر دنیاوی مال و منال سے ''بہت بڑھ کر'' کی عملی تفسیر ہے۔

ادارہ الفضل سے 43 سالہ رفاقت سمیت (25 سال بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر اور 18 سال بطور ایڈیٹر) آپ کی قلمی زندگی کا 65 سالہ دور ہمہ جہت تھا۔ اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ بے شمار ادبی مقالہ جات، علمی مضامین اور جماعتی مشاہیر کی وفات پر ان کے اوصاف پر مبنی لاتعداد مضامین آپ نے لکھے۔ حضور نے ہی آپ کو روزنامہ الفضل کا اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر فرمایا اور جرنلزم میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے آپ کو پنجاب یونیورسٹی بھجوایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دورِ خلافت میں ہجرت کے بعد لاہور میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے زیرتربیت سیاسی، صحافتی اور ادبی حلقوں سے روابط اور اُن کی رپورٹ حضور کو بھجوانا آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ اس دور میں آپ کو عبدالمجید سالک، حمید نظامی م ش، چراغ حسن حسرت اور میر خلیل الرحمٰن جیسے نیک نام صحافیوں سے روابط کا موقع ملا۔ اس میں 1953ء کا پُرآشوب دور بھی شامل تھا۔ پھر خلافت ثالثہ میں آپ کو حضور کا بھرپور اعتماد حاصل رہا۔ حضور نے ہی 1971ء میں انہیں ایڈیٹر مقرر فرمایا۔ 1974ء کے کٹھن دور میں آپ بطور ایڈیٹر کام کررہے تھے۔ 1975ء، 1976ء اور 1980ء میں حضرت صاحب کے ساتھ یورپ، امریکہ، کینیڈا اور مغربی افریقہ کے دورہ پر گئے۔ اس دورہ کی رپورٹنگ ''دورۂ مغرب'' کی کتابی شکل میں شائع شدہ ہے۔ 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ''بیت بشارت'' سپین کا افتتاح کرنے تشریف لے گئے تو آپ ان کے وفد میں شامل تھے۔ آپ کو حضور کی کتاب "Christianity a journey from facts to fiction" کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی جو 22 اقساط میں الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوا۔ اسی طرح حضور کی کتاب "Islam's response to contemporary world" کا ترجمہ بھی کرکے حضور کی خدمت میں بھجوایا۔ حضور کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کے بعد میں شامل کردہ 4 انگریزی ابواب کا ترجمہ کرنے کی توفیق ملی جو شائع شدہ ہے۔ خطبہ جمعہ جنوری 1999ء میں حضور نے آپ کے تحریر کردہ عریضہ میں مذکور آپ کے رؤیا کا ذکر فرمایا اپنی ایک تحریر میں حضور نے آپ کو ''فن ترجمہ کا شاہسوار'' قرار دیا۔

بطور بانی صدر الفضل بورڈ تقرری، بطور بانی صدر قضاء بورڈ جرمنی میں قضاء کا نظام قائم کرنے کی توفیق 1960ء تا 1973ء بطور بانی صدر ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ، 1954ء تا 1959ء بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان بھی آپ نے کام کی توفیق پائی۔ آپ پر آٹھ مقدمات قائم ہوئے۔ 1982ء میں ان آنکھوں نے مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور آپ کو ربوہ تھانہ کی حوالات میں جیب کتروں اور مویشی چوروں کے ساتھ فرش پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ بُعد المشرقین کے ملاپ کا یہ منظر میرے لئے ناقابل فراموش تھا۔ خلافت خامسہ کے دور میں بھی آپ کے علمی مضامین الفضل انٹرنیشنل میں شائع اور ادبی مقالہ جات ایم ٹی اے سے نشر ہوتے رہے۔ 1982ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے سٹیج پر تقریر کا موقع ملنا بھی آپ کیلئے باعث اعزاز تھا۔ آپ کی وفات کے سال جو 3 نومبر 2011ء کو ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دیرینہ خواہش پوری کی اور آپ کی خودنوشت ''سفرحیات'' فروری 2011ء میں شائع ہوئی۔ اسی طرح جولائی میں علمی موضوع پر کتاب ''حضرت گوتم بدھ کی اصلی تعلیم'' بھی چھپ کر

آ گئی۔ آپ کہتے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے ان دو کاموں کی مہلت مانگی تھی۔ وہ خواہش میری پوری ہوگئی اب میری واپسی کا وقت قریب ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جو آپ سے بہت محبت کا سلوک فرماتے نے آپ کی وفات پر اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کی اجلی زندگی اور خدمات کا نہایت احسن پیرائے میں ذکر فرمایا۔

آپ حضرت مسیح موعود کا نام نہایت احترام سے لیتے۔ قادیان میں گزرا ہوا وقت اکثر زبان پر رہتا۔ جب 2007ء میں ہم اُن کے ہمراہ دہلی و قادیان گئے تو انہوں نے دارالمسیح کے سامنے سڑک کے دوسری طرف ایک بوسیدہ عمارت دکھائی۔ اس کی اوپر والی منزل پر دفتر الفضل ہوتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا قافلہ جب ہجرت کے لئے روانہ ہوا آپ نے بتایا میں برآمدے میں چک کے پیچھے سے وہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اُس دن کسی کو باہر آنے کی اجازت نہ تھی اور ہو کا عالم تھا۔ کسی کو کچھ معلوم نہ تھا لیکن غیر معمولی نقل وحرکت سے اندازہ ہو رہا تھا کہ آج کچھ خاص ہونے والا ہے۔ آپ کہتے کہ اُن لمحوں کی اداسی بیان سے باہر ہے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کا ذکر جب بھی کرتے اور اکثر کرتے تو کیف وسرور کی عجیب کیفیت آپ پر طاری ہوجاتی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے قیمتی مشوروں حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی سادگی قاضی محمد اسلم صاحب بطور ماہر تعلیم اور ان کی انگریزی دانی کا ذکر بھی ہم نے والد صاحب کی زبان سے سنا۔ بڑے سے بڑے صدمہ پر بھی والد صاحب کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے لیکن میر داؤد احمد صاحب جیسے قیمتی وجود اور شفیق قیصر صاحب جیسے انتھک محنتی خادم سلسلہ جن سے دوستی کا ذاتی تعلق بھی تھا کی جوانی میں وفات پر انہیں بہت مغموم دیکھا۔ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی صاحب کی زندگی میں جب بھی لاہور جاتے ان کے اصرار پر انہیں کے ہاں قیام کرتے۔ ان کو ادبی خدمات پر ایوب خان کے دور میں صدارتی ایوارڈ ملا۔ بچپن میں مجھے رام گلی میں والد صاحب کے ساتھ ان کے گھر جانا یاد ہے۔ علم سے نابلد بچہ جو نتیجہ اس وقت اخذ کرسکا وہ یہ تھا کہ پلنگ کا ایک جیسا محل وقوع ان میں تعلق کا باعث ہے اور یہ ''کتابوں کے گھونسلے'' میں رہتے ہیں۔ ان کی بہو، وہ خوش اخلاق میزبان باجی حفیظ کی یاد بھی ان کے ساتھ آتی ہے اللہ تعالیٰ سدا انہیں شاد آباد رکھے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی ذہانت اور معاملہ فہمی اور میر داؤد احمد صاحب کی انتظامی صلاحیتوں روشن دین تنویر صاحب اور عبدالمنان ناہید صاحب کی شاعری کی پختگی کے بہت قائل تھے۔

نمازوں اور عبادات میں خشوع وخضوع اور نماز تہجد میں دعاؤں پر خصوصی توجہ آپ کی شخصیت کا خاصہ تھا۔ آپ کو بڑی کثرت سے بامقصد خواب آتے۔ بہت ہی مقدس ہستیوں کی خواب میں زیارت کا شرف آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخشا۔ آپ نے کبھی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی (تا آنکہ بیماری میں آخری ایک ماہ) اور کبھی مختصر نماز نہیں پڑھی۔ دفتر میں عملہ سے نہایت دوستی کا ماحول ہوتا۔ دفتر والے آپ کو خانصاحب کہہ کر پکارتے۔ بات سے بات نکالنا اور ماحول کو خوشگوار بنائے رکھنا آپ کا معمول تھا۔ گھر میں ملازمہ کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتے۔ جو کئی برسوں سے ہمارے ہاں کام کررہی ہے اور قریبی گاؤں سے آتی ہے۔ آپ کی وفات پر زاروقطار رو رہی تھی۔ رقیق القلب اتنے تھے کہ کسی کو مشکل میں دیکھ کر دل پسیج جاتا۔ قربانی کے وقت دعا کرکے وہاں سے چلے جاتے۔ بکرا یا مرغی ذبح ہوتی نہ دیکھ سکتے تھے۔ تمام خاندان جو ماشاء اللہ کافی وسیع ہے ان کے ساتھ یکساں ذہنی وابستگی رکھتا۔ اس کا اظہار آپ کی وفات پر جدائی کے یکساں احساس کی شکل میں ہوا۔ اگر کوئی دعا کی درخواست کے ساتھ نذرانہ بھجوا دیتا تو اس کے نام کی رسید کٹوا دیتے۔

ایک بیرونی دورے کے دوران ایک متمول صاحب نے یہ پیشکش کی کہ اگر آپ کا کوئی بیٹا پروفیشنل تعلیم حاصل کر رہا ہے تو اس کے تمام اخراجات میں برداشت کروں گا۔ میں اس وقت میڈیکل کالج میں نیا نیا داخل ہوا تھا لیکن آپ نے اسے اپنی رگوں میں گردش کرتی خودداری میں آمیزش خیال کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ معذرت کرلی اور یوں پرورشِ لوح وشکم کا نپا تلا توازن بھی قائم رہا۔ اس بات پر خدا کا شکر ادا کرتے کہ اس نے ایسی جگہ پوسٹنگ سے بچایا جہاں پیسے کا لین دین ہو۔

مجھے زندگی کا نصف صدی سے زائد عرصہ والد مرحوم کے ساتھ گزارنے کا موقع ملا۔ میں نے جب ہوش سنبھالا کچا ربوہ نیم پکی شکل اختیار کررہا تھا۔ سادگی در و دیوار ہی نہیں قلب و ذہن اور رویوں سے بھی عیاں تھی۔ ہم صدر انجمن کے کوارٹرز میں رہتے تھے۔ زندگی جسم وجاں کا رشتہ برقرار رکھنے کا نام تھا۔ ہماری ماں کے زیر تصرف کارنس پہ دھری ڈبیا میں پڑی ریزگاری دن بھر کی ضروریات کے لئے کافی ہوتی تھی۔ دور دور تک درخت کے سایہ کا نام ونشان نہ ہوتا۔ گرمیوں میں ربوہ میں عورتوں کے ساتھ ساتھ ایسے پردہ دار مرد بھی نظر آجاتے جو بکسُوا لگے تولیے سے گھونگھٹ نکالے اِدھر اُدھر آجا رہے ہوتے۔ اسی طرح والد صاحب چلچلاتی دوپہر میں سائیکل پر دفتر الفضل سے جو دارالرحمت غربی میں واقع تھا گھر آتے تو تپتے بدن کے غصے کو کورے گھڑے کا پانی بہلا پھسلا کر منا لیتا۔ ہاتھ کا پنکھا اس کی مدد کو آتا اور تہبند کے ساتھ مل کر بننے والی مضبوط ٹرائیکا بہت سوں کے لئے بے رحم موسم کی چارہ گری کا سامان ہوتی۔ بدلتی رُتوں کی منظر کشی پھر کبھی سہی میں تو ذکر کر رہا تھا اُن ابتدائی واقفین کا جو حضرت مصلح موعود کی روحانی قیادت میں اس بے آب وگیاہ جگہ میں آباد یوں محسوس ہوتے جیسے کسی نے مٹی میں بیج پھینک دیئے ہوں واقعی انہوں نے اپنی ذات کی نفی کرکے احمدیت کے جس درخت وجود کی جڑیں مضبوط کرنے میں اپنا اپنا حصہ ڈالا، آج کے واقفین اور خادمین سلسلہ اپنے امام کے شانہ بشانہ اس کی آبیاری کررہے ہیں بڑھتی ہوئی مخالفت کے طوفانوں میں یہ درخت اپنے پورے قد سے کھڑا ہے اور جان کا نذرانہ پیش کرنے والے اس کی شاخوں کو اپنے خون سے گلنار کررہے ہیں۔

آپ خلفائے سلسلہ کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کیلئے ہر دم کمربستہ رہتے۔ اس بارہ میں تائید الٰہی کے غیر معمولی واقعات ہمیں اکثر سناتے۔ ایسے بہت سے واقعات آپ کی خودنوشت ''سفر حیات'' میں درج ہیں۔ ایک واقعہ جو پہلے شائع نہیں ہوا آپ جب بھی سناتے بہت حظ اٹھاتے، درج کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ابتدائی دور تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے موقع پر حضور نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ کلاس کے اختتام پر میں آپ کو ایک تحفہ دوں گا۔ حضور کے ذہن میں تھا کہ وہ اس خطاب کو ٹریکٹ کی شکل میں چھپوا کر آخری روز شرکاء میں تقسیم کروائیں گے۔ پھر حضور کے ذہن سے یہ بات محو ہوگئی۔ یہاں تک کہ کلاس کا آخری روز آپہنچا۔ حضرت صاحب نے ابا کو طلب فرمایا اور یہ کام سرانجام دینے کو کہا۔ ابا بتاتے تھے کہ میری تو سٹی گم ہوگئی۔ حضور نے میرے چہرے کی بے بسی دیکھ کر فرمایا آپ جن ہیں مجھے پتہ ہے آپ یہ کرلیں گے۔ جائیں اور کام شروع کریں۔ میں حیران وسرگرداں دفتر پہنچا کہ باقی کام تو ہو جائیں گے آفسٹ پیپر کہاں سے آئے گا جو آرڈر پر لاہور سے منگوایا جاتا تھا اور اتنا وقت نہیں تھا۔ دفتر والوں کو صورت حال بتائی۔ ایک پرانے کارکن نے کہا کہ کاغذوں کے سٹور میں یہ جو چھت تک رِم لگے ہیں اس کے نیچے پچھلا بچا ہوا ایک آفسٹ پیپر کا رِم ہونا چاہیے۔ پھر کیا تھا سب نے مل کر آناً فاناً وہ رِم ہٹائے تو واقعی تہہ میں رکھا ایک مطلوبہ رم نکل آیا۔ تمام کاتب حضرات کو بٹھا کر لکھائی کے مراحل طے ہوئے اور شام کے اختتامی خطاب کے لئے حضور جب کار سے اُترے تو میں نے وہ ٹریکٹ حضور کی خدمت میں پیش کردیا اور کہا کہ باقی بھی آرہے ہیں۔ جب میں پیچھے مڑا تو کیا دیکھتا ہوں میر داؤد احمد صاحب مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں مسکرا رہے ہیں تو آپ نے بتایا کہ اس کام کے لئے حضور نے پہلے مجھے طلب کیا تھا۔ میرے نزدیک یہ کام ناممکن تھا لہٰذا میں نے معذوری ظاہر کی اور آپ نے یہ کام کر دکھایا۔ خلفائے وقت کی یہ خوشنودیاں ان کی زندگی کا سرمایہ تھیں اور یہ جو دنیا دار آئے دن آپس میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ بانٹتے پھرتے ہیں ان کی زندگی کے یہی اعزاز تھے۔

علم کی طلب اور پیاس آخر دم تک نہیں گئی۔ اگر بچوں اور پوتوں میں سے کوئی کسی ایسے لفظ کا مطلب پوچھتا جس کے بارہ میں آپ متذبذب ہوتے تو فوراً ڈکشنری نکال کر لاتے اور اسی وقت تسلی کرتے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ تادمِ آخر فعال اور پوری طرح حاضر دماغ رہے۔ بیماری کے آخری ایام میں جب بھی طبیعت ذرا سنبھلتی تو ہاتھ فوراً الماری میں پڑی کتابوں کی طرف جاتا۔ ایسی مجالس جن میں مادیت کی باتیں ہو رہی ہوتیں پسند نہ کرتے۔ عمر کا اکثر حصہ پنجاب میں گزارنے کے باوجود پنجابی بول نہ سکتے تھے۔ اگرچہ سمجھ لیتے تھے اور پنجابی انداز معاملہ جوئی میں رچ بس نہ سکے۔ ہماری والدہ کے لیے تشکر کے خصوصی جذبات رکھتے کہ عہد وقف نبھانے میں انہوں نے میرا بھرپور ساتھ دیا۔

1960ء کی دہائی میں شام کو باقاعدگی سے چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کے ہاں دواخانہ خدمت خلق میں مجلس لگتی جس میں روزمرہ کے جماعتی وملکی معاملات پر گفتگو ہوتی۔ حسن محمد عارف صاحب اس مجلس کے باقاعدہ رُکن تھے۔ ڈاکٹر ناصر احمد پروازی جو اپنے وقت میں ربوہ کی ادبی سرگرمیوں کے مدارالمہام تھے آپ کو مسعود بھائی کہہ کر پکارتے اور ادب سے ملتے۔ بچپن میں ہمارے گھر انجمن کے کوارٹر میں ثاقب زیروی صاحب کا اپنی مخصوص لے میں نظمیں سنانا۔ اسی طرح کرنل (ر) حیات قیصرانی کی قبائلی لہجے میں گفتگو کی مٹھاس کا منفرد انداز مجھے یاد ہے۔

پروفیسر نصیر احمد خان صاحب بھی گاہے بگاہے اپنے گھر ادبی بیٹھک کرتے تو ابا جان کو بلا بھیجتے۔ ابا جان سناتے کہ ایک بار وہ عبدالمجید خان صاحب آف ڈیرووال جو پروفیسر نصیر خان صاحب کے والد تھے کے گھر ان سے ملنے گئے تو وہ گھر پر اکیلے تھے۔ انہوں نے اصرار کیا کہ چائے پیئے بغیر جانے نہیں دوں گا اور لکڑی کے چولہے پر خود بنا کر مجھے چائے پلائی۔

جب ہم کوارٹروں سے محلّہ دارالرحمت غربی ربوہ منتقل ہوئے تو صبح کی سیر میں بڑی باقاعدگی سے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب سیٹھ محمد اعظم حیدرآبادی صاحب اور صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کے ساتھ خوب علمی گفتگو ہوتی اور شستہ ہنسی مذاق بھی چلتا رہا۔ اب اُن کھیتوں کی جگہ محلّہ

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عالیہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد بٹ صاحب لندن کو مورخہ 9۔اگست 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت جاذب احمد نام عطا فرمایا ہے، جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمود احمد بٹ صاحب سیکرٹری وقفِ نو ناصر آباد شرقی ربوہ کا پوتا، مکرم چوہدری منور احمد صابر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نواسہ اور مکرم حکیم چوہدری محمد شریف صاحب بھنڈر مرحوم درویش قادیان و سابق صدر جماعت کوٹلی نتھو ملی ضلع نارووال کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ اس کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

دردناک حادثہ

۞ مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 203ر۔ب مانانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی عزیزہ شانزے خالد عمر ساڑھے چار سال بنت مکرم خالد پرویز بٹ صاحب سابق کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ محلہ دارالیمن غربی شکر 22 جولائی 2012ء کو محلہ میں ایک دکان پر گئی دکاندار نے گرم گھی کی کڑاہی بھٹی سے اتار کر سڑک پر رکھی ہوئی تھی۔ عزیزہ ٹھوکر لگنے سے اس میں گر گئی اور بری طرح جل گئی۔ فضل عمر ہسپتال میں ابتدائی علاج کے بعد فیصل آباد الائیڈ ہسپتال لے جایا گیا 26 روز علاج جاری رہا۔ 20 بوتلیں سفید خون اور 3 بوتلیں سرخ خون کی لگیں۔ لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ 19/اگست کو مانانوالہ 203ر۔ب فیصل آباد گھر لے گئے اور علاج جاری رہا۔ لیکن خدا کی تقدیر غالب آئی۔ اور 25/اگست کو صبح چار بجے بچی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔ 8 بجے احمدیہ بیت النور مانانوالہ میں مکرم زاہد اقبال صاحب معلم وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد ایمبولینس میں میت کو ربوہ دارالیمن غربی شکر لایا گیا۔ جہاں سب عزیز و اقارب نے عزیزہ کا آخری دیدار کیا۔ نماز ظہر پر بیت الشکر دارالیمن غربی شکر میں مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مبارک احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے مولیٰ کریم عزیزہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

۞ مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ زوجہ مکرم نعمت اللہ شمس صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا پوتا عزیزم عطاء الحی ابن مکرم نجم الثاقب صاحب جرمنی کے ایک چلڈرن ہسپتال میں داخل رہ کر 9 ماہ کی عمر میں 15/اگست 2012ء کو خدا تعالیٰ کو پیارا ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی اسی عمر میں اس کے دو بھائی وفات پا چکے ہیں۔ چار سال میں یہ تیسرا واقعہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخوست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں لمبی عمر پانے والی صحت مند اولاد عطا فرمائے۔ آمین۔ بچے کی بیماری کے دوران بہت سے احباب نے گھر آ کر اور فون کے ذریعے ہمدردی کا اظہار کیا اور بہت دعائیں کیں نیز بعد میں تعزیت کیلئے بھی تشریف لائے۔ میں تہہ دل سے ان سب کی شکر گزار ہوں۔

پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نعمت علی صاحب وصیت نمبر 21491 سابقہ رہائشی 168 حمیر ٹاؤن ماڈل کالونی کراچی کا سال 2008ء سے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔ موصوفہ خود یا ان کے کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم جلد دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ

۞ نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز و نصرت جہاں انٹر کالج کے سائیکل سٹینڈ کو ایک سال کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں سائیکل سٹینڈ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 9 ستمبر 2012ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا کو بھجوائیں۔ شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

میتھ اور فزکس سیمینار

مورخہ 28,27 جون 2012ء کو دو روزہ میتھ اور فزکس سیمینار کا اہتمام نظارت تعلیم کے زیر اہتمام ناصر ہائیر سیکنڈری سکول میں کیا گیا۔ اس دو روزہ Gathering میں بالخصوص B.Sc کے طلباء کے اندر فزکس سے رغبت پیدا کرنے اور درست طریق پر اس مضمون کا مطالعہ کرنے کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

پہلے روز مورخہ 27 جون کو 8:30 بجے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات سائنس اور مذہب میں تصادم نہ ہونے کے بارہ میں پڑھ کر سنائے گئے۔ پہلی پریزنٹیشن From Classical to quantum mechomics کے موضوع پر مکرم آصف نعیم صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج نے دی۔

اس کے بعد مکرمہ نایاب منور صاحبہ ٹیچر مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول نے Fundamental Interactions کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کائنات میں موجود 4 قسم کی قوتوں کے بارہ میں بتایا۔ بعد ازاں مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز کالج نے Holography کے بارہ میں معلومات دیں۔ انہوں نے بتایا کہ Holography ایک ایسا طریق ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کا عکس بنایا جاتا ہے جو 3D ہوتا ہے وہ obect سے اتنا مشابہ ہوتا ہے کہ گویا وہ چیز دراصل وہاں پڑی ہو۔ آخر پر مکرم غلام احمد فرخ صاحب پرنسپل سوفٹ ویئر آرکیٹیکٹ کمپیوٹر سیکشن نے طلباء اور اساتذہ کو نصائح کیں۔ پروگرام کا دورانیہ اڑھائی گھنٹہ تھا۔ شاملین کی تعداد 25 تھی۔

اگلے روز پروگرام کا آغاز 8:30 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر مکرمہ سمیرا محسن صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز کالج نے ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پڑھ کر سنائے۔ جس میں آپ نے طلباء کو نئی ایجادات کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ پہلی پریزنٹیشن مکرم معروف احمد صاحب ٹیچر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول نے Extra Dimensions پر دی۔ اس کے بعد کائنات کی مجوزہ شکلوں پر گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد مکرم شفقت حسین صاحب بی ایس سی میتھ اور فزکس نے infinity and undefined کے موضوع پر ایک پریزنٹیشن پیش کی۔ آخر پر مکرمہ ھبۃ الشافی صاحبہ ایم ایس سی فزکس نے String Theory کا تعارف پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ String Theory یہ Saggest کرتی ہے کہ کائنات کا تمام مادہ String سے بنا ہوا ہے۔ گو کہ امید کی جاتی ہے کہ Theory بعض Open Question جیسا کہ Unification وغیرہ کو حل کرے گی البتہ ابھی تک نامکمل ہے۔ شاملین کی تعداد 23 تھی۔ پروگرام کا دورانیہ 3 گھنٹے تھا۔

بقیہ صفحہ 6 محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

ناصر آباد اور بیوت الحمد تک آبادی ہو گئی ہے۔ غرضیکہ والد صاحب ہر قسم کی مجلس کا جزو بن جاتے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے گرمیاں اپنے بچوں کے پاس جرمنی میں گزارتے اور جلسہ سالانہ لندن میں بھی باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ ربوہ واپس آنے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کا گھر آ کر ان کی خیریت دریافت کرنا ہمارے لئے ڈھارس کا باعث ہوتا۔

وفات سے قبل آخری پندرہ بیس روز بہت تکلیف میں لیکن صبر سے گزارے۔ گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ جسم میں شدید درد ہوتا اور سو نہیں سکتے تھے۔ وفات سے دو تین روز قبل صبح 5 بجے کے لگ بھگ میں انہیں دبا رہا تھا کہ انہیں نیند آ گئی۔ تقریباً دو گھنٹے کی گہری نیند سے بیدار ہوئے تو کہنے لگے کہ خواب میں مجھے فرشتوں نے دبایا ہے اور ان کے دبانے سے مجھے جو سکون ملا ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

تربیت میں انہوں نے کبھی سختی نہیں کی۔ صحبت صالحین میں گزرے وقت کی جگالی، دعا اور ان کے ذاتی نمونے نے اپنی زندگی کا رخ متعین کرنے میں ہماری بڑی مدد کی۔ ان بزرگوں کی یاد کو زندہ رکھنا ہم پر قرض ہے جو حرص وطمع کے خارزاروں میں بھٹکنے کی بجائے سادگی قناعت صبر شکر ذکر دعا اور توکل کے سہارے سکینت وطمانیت کی وادیوں کے مکین ہوئے اور خلافت سے وابستگی کے ساتھ روحانی مائدہ کے ورثہ کی امانت اگلی نسلوں کے سپرد کر گئے۔

بشری کمزوریوں سے کوئی بھی ماورا نہیں۔ جس طرح ہر جسمانی خوراک کا کچھ نہ کچھ Waste ہوتا ہے ہماری سوچ اور فکر کی آلودگی بھی کم سے کم سطح پر رہے۔ معاصی کے سمندر کے کنارے شوق نظارہ میں لغزشوں کی نرم ریت پر پانچے چڑھائے ہمارے ٹخنے تو بھیگیں لیکن بے احتیاطی میں اتنے دور نہ نکل جائیں کہ آزمائش کی کوئی لہر ہمیں بہا کر لے جائے۔ میں اپنی اس تحریر کو ان بزرگوں کے نام کرتا ہوں جن کے اوصاف حمیدہ پر مبنی مضامین والد صاحب نے اُن کی وفات پر لکھ کر شائع کئے کہ آج وہ اپنا قرض چکانے کے لئے اس دنیا میں موجود نہیں۔

خراج اسلاف کا حسن عمل سے دینا پڑتا ہے
بڑے سے تاج میں چھوٹا سا سر اچھا نہیں لگتا

خبریں

سگریٹ نوشی ختم کرنے کیلئے پیکٹ پر دل دہلانے والی تصاویر روس نے ملک میں انتہائی بلند شرح پر ہونے والی سگریٹ نوشی کے رجحان کو ختم کرنے کیلئے اس کے پیکٹ پر دل دہلانے والی تصاویر شائع کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ روسی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ عالمی تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح اس نشے سے متعلق تصور میں نمایاں تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے بھی روس میں سگریٹ کے پیکٹوں پر تصاویر کی اشاعت کو تمباکو نوشی پر کنٹرول کے ضمن میں ایک بڑا اقدام قرار دیا ہے۔

شامی طیارے کی بمباری شام میں جنگی طیارے کی بمباری اور کار بم دھماکے میں 18 افراد ہلاک اور 27 زخمی ہو گئے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والوں میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں۔ فوج نے کئی گھروں کو مسمار کر دیا۔

پاکستان کے بیرونی قرضوں کا حجم 65.7 ارب ڈالر ہو گیا آئی ایم ایف کی نئی گائیڈ لائنز کے مطابق پاکستان کا بیرونی قرضہ 5.47 ارب ڈالر سے بڑھ کر 65.7 ارب ڈالر ہو گیا ہے۔ اس اقدام کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی بیرونی قرضوں سے متعلق سٹاک کو مرتب کرنے کا کام میں تبدیلی آئی ہے۔

لبنان میں بند عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی لبنان میں تمام بند عوامی مقامات بشمول کافی شاپس، کیفے اور شراب خانوں میں تمباکو نوشی پر پابندی کا نیا قانون نافذ العمل ہو گیا ہے۔ نئے قانون کے تحت بند مقامات پر سگریٹ سلگانے والوں کو 90 ڈالرز تک جرمانہ کیا جا سکے گا۔ جبکہ ریسٹورنٹ یا کیفے کے ایسے مالکان جو کہ خلاف ورزی کرنے والوں سے چشم پوشی کے مرتکب پائیں جائیں گے ان پر بھی 900 ڈالرز سے لے کر 2700 ڈالرز تک جرمانہ کیا جا سکے گا۔

بھارتی برآمدات میں ساڑھے بائیس ارب ڈالر کی نمایاں کمی بھارت کی برآمدات میں 3 سال کے دران ساڑھے بائیس ارب ڈالر کی نمایاں کمی ہوئی ہے۔ بھارتی حکام کے مطابق یورپی قرضوں کے بحران اور امریکی معیشت کی کمزوری کے باعث بھارتی برآمدات میں جولائی تک 15 فیصد تک کم ہو چکی تھی۔ مقامی ضروریات میں بھی کمی آئی ہے اور بھارت کی درآمدات بھی کم ہوئی ہیں۔ جولائی میں بھارتی درآمدات 37.9 ارب ڈالر کم ہوتی تھیں۔

تعلیمی رجحان میں کمی لندن میں ایک تعلیمی تھنک ٹینک نے خبردار کیا ہے کہ بطور پرائمری ٹیچر تربیت کے خواہشمندوں کی تعداد میں غیر معمولی کمی کی وجہ سے کلاس روم میں بحران پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ پرائمر ٹیچرز ٹریننگ کورسز میں داخلے کیلئے درخواستوں میں اس سال 17 فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ جزوی طور پر ٹیوشن فیسوں میں اضافہ ہے۔ ٹیچنگ باڈیز نے وزیر تعلیم مائیکل گود سے کہا ہے کہ وہ مستقبل میں پرائمری ٹیچر کی ممکنہ کمی کے سدباب کیلئے اقدامات کریں۔

بے روزگاری یورپی یونین شماریاتی ایجنسی کا کہنا ہے کہ 17 ملکی یوروزون میں بے روزگاری جولائی کے مہینے میں 18 ملین تک پہنچ گئی جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس ماہ مزید 88.000 افراد بے روزگاری کا شکار ہوئے۔ جبکہ جون میں بے روزگاری کی شرح 11.3 فیصد تھی۔ یوروسٹیٹ کہنا ہے کہ 18.002.000 بے روزگاری کی تعداد 1995ء میں ریکارڈ شروع کئے جانے کے بعد سے بلند ترین ہے۔ یوروزون میں بے روزگاری کی بلند ترین شرح 25.1 فیصد سپین میں ہے۔ جبکہ سب سے کم آسٹریا میں جو 4.5 فیصد ہے۔ سپین میں 25 سال سے کم عمر کے گروپ میں بے روزگاروں کا تناسب 50 فیصد سے زیادہ ہے۔

ڈائنوسار بھیڑیئے سے ملتا جلتا ایک ڈائنوسار جو زندہ رہنے کے لئے پرندوں کو شکار کرتا تھا لیکن خود تیزی سے پرواز کی اہلیت نہ رکھنے کی وجہ سے بڑے گوشت خور ڈائنوساروں کا شکار بن جاتا تھا، چین میں دریافت ہوا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق ایسے تین پرندے رکاز کی شکل میں چین میں ایک گوشت خور جانور سائنوکلائیوپٹیرکس کے پیٹ سے برآمد ہوئے۔ اس پرواز کرنے والے ڈائنوسار کا نام کنفیوشیئسارنس تھا۔ سائنوکلائیوپٹیرکس کا زمانہ 100 ملین سے 145 ملین سال کا پہلے کا تھا۔

درخواست دعا

مکرم مقصود احمد صاحب کارکن ناصر فائر فائٹنگ سروس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم شریف احمد صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب دارالنصر غربی اقبال کو چند ماہ پہلے جسم کے ایک حصہ پر فالج کا حملہ ہوا تھا جس کے باعث وہ بیمار تھے اب ان کے دماغ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور I.C.U فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ حالت کافی تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل وکرم سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ نیز ہر قسم کی پیچیدگی اور مشکل سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 5 ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:30

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ نمبر 13/7 واقع دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 174-9 مرلے برائے فروخت ہے۔
عزیز اللہ ولد مکرم رائے خاں محمد صاحب مرحوم ساکن ٹھٹھہ جوئیہ
رابطہ نمبر: 0342-7490213

ضرورت اساتذہ
الصادق اکیڈمی میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت M.A,B.A ہو۔
الصادق اکیڈمی بوائز میں مرد اساتذہ کی ضرورت ہے،
تعلیمی قابلیت: M.Sc,M.A,B.Sc,B.A ہو۔
خواہشمند احباب وخواتین صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
6211637,6214434

Homoeopathy ھوالشافی The Nature's Wonder
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
پرانی بیماری مشورہ فیس =/200 روپے
زیر نگرانی: سکوارڈن لیڈر (ر) عبدالباسط (ہومیو فزیشن)
سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688 0300-7705078

FR-10

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762,0301-7970654

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
عزیز کلاتھ ہاؤس
لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
انٹرنیشنل موٹرز
فون نمبر
042-37354398
59-86 سپر آٹو مارکیٹ
سپر آٹو مارکیٹ چوک چوبرجی لاہور